ہیں اور ایرانی بھی ۔ کیا ستم ہے کہ مار دھاڑ نہایت بہیمیت سے کی گئی ، عورتوں اور بچوں کو درندوں کی طرح مارا گیا ۔ عجیب حادثہ ہے کہ اسرائیل بھی فلسطینیوں کا دشمن ہے ، لبنان کے فلانجی عیسائی بھی اور شیعہ عمل گروپ بھی ۔ خدا نہ کرے مگر شاید فلسطینیوں کی اس بات پر گرفت ہوئی ہے کہ انہوں نے اسلامی نظریہ و کردار کا راستہ اختیار کر کے مسلمانانِ عالم سے اپیل کرنے کے بجائے محض ایک مظلوم عرب قوم کے تصور سے پالیسیاں بنائیں ۔ لیکن اس سے شیعہ عمل گروپ کی حرکتِ شنیع میں کوئی فرق نہیں آتا ۔

اب شام کی سنیئے :

۵۰ سیاسی قیدی جن میں ۱۵ فوجی افسر تھے ، گذشتہ ۱۰ رجون کو شیخ مسکین نامی جیل خانے میں ہلاک کر دیئے گئے ۔ سرکاری اعلان کے مطابق وہ جیل سے فرار ہونے کے لیے جمع ہوتے تھے ۔ حالانکہ حقیقتہً ان کو جیل والوں نے خود ایک میدان میں جمع کیا ، پھر ان کو نشانہ تعذیب بنایا اور آخر میں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ۔ بریگیڈیئر جنرل نصیف جو " دمشق کے قسائی " کے نام سے مشہور ہیں ۔ وہ موقع پر اس خونی ڈرامے کے خود ڈائریکٹر تھے ۔

ٹیونس میں اسلامی تحریک کے لیے ۳ سالہ دَورِ تشدد ابھی پورا ہوا ہے ۔ اب تحریک پھر اُبھر آئی ہے ۔ جس کا مقصد ملک کے سیاسی و اجتماعی مسائل کو اسلام کے مطابق حل کرنا ہے ۔ ۶ رجون ۱۹۸۱ء کو تحریک شروع ہوئی ۔ اور اب ۶ رجون ۱۹۸۵ء کو پھر نمودار ہوئی ہے ۔

راشد الغنوشی (رہا شدہ نوجوان لیڈر) کا کہنا ہے کہ اگر داخلی افتراق و تصادم اور پاور بلاکوں کی ریشہ دوانیوں سے بچنا ہے تو سوائے اسلام کے کوئی راہ فلاح نہیں ۔ تحریک اسلامی کھلی اور جمہوری کشمکش چاہتی ہے ، مگر غنوشی کی پارٹی کو اوّل روز سے الاتجاہ الاسلامی کے نام سے رجسٹرڈ نہیں کیا جا رہا ۔ درآنحالیکہ ماسکو کی کمیونسٹ پارٹی کو کام کی اجازت حاصل ہے ۔ گورنمنٹ چاہتی ہے کہ ایک تو لفظ " اسلام " کو نام سے نکال دیا جائے ، دوسرے مسجدوں میں کام نہ کیا جائے ۔ محض غیر سیاسی کلچرل تنظیم کی حیثیت سے جماعت رجسٹرڈ کی جا سکتی ہے ۔ ساری رکاوٹوں کے باوجود پارٹی عملاً (DE - FACTO) موجود ہے ۔

ہم خیال طلبہ نے ایک کانفرنس گذشتہ اپریل میں طلب کی ۔ اس میں ۱۵ ہزار طلبہ شریک ہوئے ۔